107594 ـ ساتھ رہنے والے بیٹے کو اپنے مال کی زکاۃ ادا کرنا

سوال

کیا ماں اپنے ساتھ رہنے والے اکیس سالہ بیٹے کو اپنی زکاۃ ادا کر سکتی ہے، کیونکہ بیٹا ابھی تعلیم حاصل کر رہا ہے اور تعلیم مکمل کرنے کے لیے قرض نہیں لینا چاہتا، بلکہ صرف ہفتہ وار چھٹی کے دن کام کرتا ہے، جس سے ہونے والی آمدنی کافی نہیں ہوتی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

علماء کرام کا اتفاق ہے کہ زکاۃ دینے والے کے لیے ایسے شخص کو زکاۃ دینی جائز نہیں جس کا نفقہ زکاۃ دینے والے کے ذمہ ہو.

اس بنا پر اس ماں کی حالت دیکھی جائیگی اگر توشرعی طور اس کی اولاد کا خرچ ماں کے ذمہ ہے تو پھر وہ اپنی اولاد کو زکاۃ نہیں دے سکتی، اور اگر اولاد کا نفقہ شرعا ماں کے ذمہ نہیں تو پھر اسے زکاۃ دینے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ کسی دوسرے شخص کو دینے کی بجائے اولاد کو دینا افضل ہو گی.

ماں پر اس کے بچے کا نفقہ درج ذیل شروط کی بنا پر واجب ہوتا ہے:

1 ـ باپ موجود نہ ہو تو.

اس لیے جب بچے کا باپ موجود ہو بچے کا صرف اکیلے باپ پر ہی نفقہ واجب ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر بچے کا باپ نہ ہو تو ماں پر بچے کا نفقہ واجب ہو گا، امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رحمہم اللہ کا قول یہی ہے " انتہی

2 ـ ماں اتنی مالدار ہو کہ اس کے پاس ضرورت سے زائد مال ہو.

3 ـ بیٹا تنگ دست اور مال کا ضروتمند ہو.

جب یہ تین شروط پائی جائیں تو اس صورت میں والدہ کے لیے اپنے بیٹے پر خرچ کرنا واجب ہوگا، اور اسے بیٹے کو

زكاۃ دينا جائز نہيں ہو گى.

اور اگر باپ موجود ہو تو ماں كے ليے اپنے بيٹے كو زكاۃ دينا جائز ہوگى، كيونكہ اس وقت ماں پر بيٹے كا نفقہ واجب نہيں.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" ابن منذر وغيرہ نے اس پر اجماع نقل كيا ہے كہ بيٹے كو واجب اور فرض زكاۃ كے پيسے نہيں ديے جائيں گے.

حافظ رحمہ اللہ كہتے ہيں: يہ بات محل نظر ہے، كيونكہ فرضى زكاۃ اسے دينى جائز نہيں جس كا خرچ زكاۃ دينے والے پر واجب ہو، اور باپ كى موجودگى ميں ماں پر بيٹے كا خرچ واجب نہيں ہوتا " انتہى بتصرف.

ماخوذ از: فتح البارى.

اور جب ماں اپنے بچے پر نفقہ كى استطاعت اور قدرت نہ ركھے تو پھر اسے زكاۃ دينے ميں كوئى حرج نہيں، كيونكہ اس حالت ميں بيٹے كا نفقہ ماں پر واجب نہيں ہے.

ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اگر والدين آباء و اجداد اور اولاد نچلى نسل تك فقراء اور تنگ دست ہوں اور وہ ان پر نفقہ كرنے سے عاجز ہو تو انہيں زكاۃ كے پيسے دينے جائز ہيں، امام احمد كا ايك قول يہى ہے " انتہى مختصرا

ديكھيں: الاختيارات الفقهية (104).

اور مجموع الفتاوى ميں درج ہے:

" جب بيٹا نفقہ كا محتاج ہو، اور باپ كے پاس اس كے نفقہ كے ليے كچھ نہيں تو اس ميں نزاع و اختلاف ہے، ظاہر يہى معلوم ہوتا ہے كہ اس كے ليے باپ كى نكالى ہوئى زكاۃ لينى جائز ہے، ليكن اگر وہ باپ كے نفقہ سے مستغنى ہو تو پھر اسے زكاۃ كى ضرورت نہيں " انتہى

ديكھيں: مجموع الفتاوى (25 / 92).

اسى طرح اگر بيٹا مقروض ہو تو بيٹے كے قرض كى ادائيگى كے ليے اپنى زكاۃ بيٹے كو دے سكتى ہے.

مزيد فائدہ اور تفصيل معلوم كرنے كے ليے آپ سوال نمبر (20278) اور (50739) اور (85088) كے جوابات كا

مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .